عورت کا ناخنوں پر کالی مہندی لگانا

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2872

تاریخ اجراء: 06 محرم الحرام 1446ھ / 13 جولائی 2024ء

دار الافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا عورت کالی مہندی ناخنوں پر لگا سکتی ہے؟ کیا اس کو لگا کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

کالا کلر یا کالی مہندی لگانے کی ممانعت بالوں سے متعلق ہے، یعنی مرد کیلئے اپنے سر یا داڑھی کے بالوں میں، اور عورت کیلئے اپنے سر کے بالوں میں کالا کلر یا کالی مہندی لگانا جائز نہیں، اس کے علاوہ عورت کیلئے ہاتھ، پاؤں، ناخنوں پر کالا کلر، یا کالی مہندی لگانا ہرگز ممنوع نہیں کہ یہ عورت کیلئے باعث زینت ہے، لہذا عورت اپنے ناخنوں پر کالی مہندی لگا سکتی ہے، فی نفسہ اس کی ممانعت نہیں۔

جہاں تک مہندی لگا کر نماز کی ادائیگی کا سوال ہے، تو کالی مہندی ہو یا کوئی اور مہندی، اُسے لگا کر نماز پڑھنے سے نماز کے ادا ہونے یا نہ ہونے سے متعلق تفصیل یہ ہے کہ اگر مہندی ایسی ہے جس کو دھونے سے اس کا مکمل جرم اتر جاتا ہے، ناخنوں پر اس کی تہہ نہیں بنتی، بلکہ صرف اس کا رنگ ہی ناخنوں پر باقی رہ جاتا ہے، تو چونکہ ایسی مہندی دھلنے اور اس کے جرم اترنے کے بعد پانی کو ناخن تک پہنچنے سے رکاوٹ نہیں بنے گی، لہذا ایسی مہندی کے ناخن پر لگے رہنے سے ناخن پر پانی بہہ جائے گا، جس سے وضو و غسل ہو جائے گا، اور نماز بھی ہو جائے گی۔ لیکن اگر مہندی ایسی ہے کہ جس کو لگانے سے ناخنوں پر تہہ بنتی ہے، جو وضو و غسل میں ناخنوں تک پانی پہنچنے سے رکاوٹ ہے، تو ایسی مہندی کے ناخن پر لگے ہونے کی حالت میں نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہو گی، کیونکہ وضو و غسل میں ناخنوں پر بھی کم سے کم پانی کے دو قطرے بہہ جانا ضروری ہے، اور مہندی کے ناخنوں پر لگے ہونے کی صورت میں وضو و غسل میں ناخنوں تک پانی نہیں پہنچے گا اور اس طرح وضو و غسل نہیں ہو گا اور نماز بھی نہیں ہو گی۔ البتہ اگر وضو و غسل سے پہلے اسے ناخنوں سے صاف کر لیا اور پھر وضو یا غسل کر کے نماز ادا کی، تو اب وضو و غسل کے صحیح ہو جانے کی صورت میں نماز ہو جائے

گی، ہاں اگر اُسے اتارنا ممکن نہ ہو، یا اُتارنے میں شدید حرج ہو، تو اب حرج و مشقت کی وجہ سے اُس مہندی والی جگہ کے نچلے حصے کو دھونا معاف ہو جائے گا، اور اس کے لگے ہونے کی حالت میں ہی وضو و غسل درست ہو جائے گا اور نماز بھی ہو جائے گی، لیکن اپنے ارادے سے ایسی حالت پیدا کرنا جو وضو و غسل اور فرض یا واجب عبادت کو اپنی شرائط کے ساتھ پورا کرنے میں رکاوٹ بنے، یہ شرعاً ناجائز و گناہ ہے۔

سیاہ خضاب کی ممانعت سے متعلق سنن ابی داؤد اور سنن نسائی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث مبارکہ ہے: واللفظ للاول: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یکون قوم یخضبون فی آخر الزمان بالسواد کحواصل الحمام لا یریحون رائحۃ الجنۃ" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتروں کے پوٹے، وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ پائیں گے۔ (سنن ابی داؤد، باب ما جاء فی خضاب السواد، رقم الحدیث: 4212، ج 4، ص 87، المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: "یعنی اپنے سر اور داڑھی کے بال خالص سیاہ کیا کریں گے جیسے کبوتروں کے پوٹے خالص سیاہ ہوتے ہیں۔۔۔ اس حدیث سے صراحۃً معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب حرام ہے خواہ سر میں لگائے یا داڑھی میں، مرد لگائے یا عورت۔۔۔ سب اِسی ممانعت میں داخل ہیں۔۔۔ (البتہ) ہاتھ پاؤں میں مہندی وغیرہ سے خضاب عورتوں کو جائز، مردوں کے لیے ممنوع"۔ (مرآۃ المناجیح، ج 6، ص 166، 165، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

ناخنوں پر جرم دار مہندی کا اتارنا ممکن ہو، تو وضو و غسل کیلئے اسے اتارنا ہو گا، بغیر اتارے وضو و غسل نہ ہو گا، اور نماز نہیں ہو گی، چنانچہ فتح القدیر اور فتاوی عالمگیری میں ہے: واللفظ للاول: "ولو لزق بأصل ظفرہ طین یابس ونحوہ أو بقی قدر رأس الإبرۃ من موضع الغسل لم یجز" ترجمہ: اگر اس کے ناخن کے اوپر خشک مٹی یا اس کی مثل کوئی اور چیز چپک گئی یا دھونے والی جگہ پر سوئی کے ناکے کے برابر باقی رہ گئی تو جائز نہیں ہے (یعنی وضو و غسل نہیں ہو گا۔) (فتح القدیر، کتاب الطہارات، ج 1، ص 16، دار الفکر، بیروت)

اگر جرم دار مہندی کے اتارنے میں مشقت و حرج ہو، تو اس کا اتارنا معاف ہو گا، اور اسے اتارے بغیر بھی وضو و غسل ہو جائے گا، اور نماز ہو جائے گی، جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں: "حرج کی تین صورتیں ہیں: ایک یہ کہ وہاں پانی پہنچانے میں مضرت ہو جیسے آنکھ کے اندر۔ دوم مشقت

ہو جیسے عورت کی گندھی ہوئی چوٹی۔ سوم بعد علم واطلاع کوئی ضرر ومشقت تو نہیں مگر اس کی نگہداشت، اس کی دیکھ بھال میں دقت ہے جیسے مکھی مچھر کی بیٹ یا الجھا ہوا گرہ کھایا ہوا بال“۔(فتاوی رضویہ، جلد1، حصہ دوم، صفحہ 610،611، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

اپنے ارادے سے ایسی حالت پیدا کرنا، جو وضوو غسل، اور فرض یا واجب عبادت کو اپنی شرائط کے ساتھ پورا کرنے میں رکاوٹ بنے، ناجائز و گناہ ہے، جیسا کہ ایک مسئلے سے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ”اگر حقہ سے منہ کی بو متغیر ہو، بے کلی کئے منہ صاف کئے مسجد میں جانے کی اجازت نہیں۔۔۔ مگر جو حقہ ایسا کثیف وبے اہتمام ہو کہ معاذ اللہ تغیرِ باقی پیدا کرے کہ وقتِ جماعت تک بو زائل نہ ہو، تو قربِ جماعت میں اس کا پینا شرعاً ناجائز کہ اب وہ ترکِ جماعت و ترکِ سجدہ یا بدبو کے ساتھ دخولِ مسجد کا موجب ہوگا اور یہ ممنوع و ناجائز ہیں اور ہر مباح فی نفسہ کہ امرِ ممنوع کی طرف مؤدی ہو، ممنوع و ناروا ہے۔“(فتاوی رضویہ، جلد25، صفحہ94، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net